خدا کی محبّت کی لذّت سے بڑھکر دُنیا میں اور کوئی لذّت موجود نہیں

پہلے غیر اللہ سے ہر قسم کی تعریف اور ذاتی تعلق کی نفی ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ کا وجود اُبھرتا ہے

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۱

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۶/۴۱ | سوموار ۲۱- شوال ۱۴۱۱ھ، ۶- ہجرت ۱۳۷۰ ہش، ۶- مئی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۰۱

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے الفاظ میں دُعائیں کریں تو دُعاؤں کو بڑی عظمت ملے گی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے لوگوں سے محبّت بڑھائیں جن کے نتیجے میں آپ کو قرآن اور رسولؐ سے محبّت بڑھتی ہو

خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲۹- امان ۱۳۷۰ ہش (۲۹- مارچ ۱۹۹۱ء) بمقام بیت الفضل- لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

براہِ راست خطبہ سُننے کے رجحان میں ترقی

مواصلات کا نظام چونکہ دن بدن بہتر ہو رہا ہے اور بین الاقوامی تعلقات مواصلاتی ذرائع سے مضبوط تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے جماعتوں میں بھی خطبہ براہِ راست سُننے کا رجحان بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ خصوصیّت کے ساتھ ایسے مواقع جن میں جماعت کا خیال ہے کہ خاص مضامین پر مشتمل خطبے ہوں گے اُن میں جماعتیں یہ پسند کرتی ہیں کہ کیسٹ کا انتظار کئے بغیر براہِ راست خطبے کو سُنیں۔ آج کے خطبے میں بھی حسب سابق ماریشس جو اِس رجحان میں اوّلیت رکھتا ہے شامل ہے ناروے، سویڈن، ڈنمارک، جرمنی اور جاپان بھی شامل ہیں اور اسی طرح انگلستان میں برمنگھم، ھنسلو، ساؤتھ آل، مانچسٹر، ایسٹ لندن، گلاسگو اور جلنگھم کی جماعتیں شامل ہیں۔ اِن سب کو میں (سلام) کہتا ہوں اور یاد دلاتا ہوں کہ اس قسم کے رجحان نیکی کی باتوں تک جلد پہنچنے کی حد تک تو درست اور قابلِ تعریف ہیں لیکن اس قِسم کے خطبوں کو جو مواصلاتی ذرائع سے سُنے جاتے ہیں براہِ راست خطبوں یا جمعوں کا قائمقام نہیں بنایا جا سکتا۔ اس لئے اگر آپ کہیں جمعہ کے وقت میں شریک بھی ہیں تو جمعہ کی کارروائی الگ ہونی چاہیئے۔ اس کارروائی کو جمعہ کا حصّہ نہ بنایا جائے ورنہ اس سے ...... بدعات پیدا ہوں گی اور بد رسوم داخل ہو جائیں گی۔ پس اس نصیحت کے ساتھ اب میں اپنے اس مضمون کی طرف واپس لوٹتا ہوں جو کچھ عرصے سے عبادات کے سلسلے میں شروع کر رکھا ہے۔

غیر اللہ کی حمد کی کامل نفی ضروری ہے

گذشتہ خطبے میں میں نے یہ متوجہ کیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی حمد کے وقت اپنی ذات سے حمد کی نفی ضروری ہے ورنہ حقیقت میں خدا کی حمد کا اثبات نہیں ہو سکتا۔ اس مضمون کا تعلق دراصل لا الٰہ الا اللہ سے ہے۔ لا الٰہ میں جس الٰہ کی نفی ہے اور الا اللہ میں جس وجود کا بطور معبود اثبات ہے اس کے دونوں تقاضے ہیں کہ پہلے غیر اللہ سے ہر قسم کی تعریف اور ادنیٰ تعلق کی نفی ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ کا وجود اُبھرتا ہے۔ اور اگر کسی کپڑے پر ذاتی محبتوں کے رنگ بھی چڑھے ہوں اور خدا کے مقابل پر وہ رنگ قائم رہیں تو پھر خدا کا رنگ اس کپڑے پر نہیں چڑھتا۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان اپنی تعریف سے بالکل مستغنی ہو جائے کیونکہ اپنی تعریف چاہنا انسانی فطرت کا حصّہ ہے۔ بلکہ اُسے شعلۂ حیات کہنا چاہیئے۔ کیونکہ دنیا میں انسان جو بھی کام کرتا ہے اس میں بڑے محرکوں میں سے ایک اپنی تعریف چاہنا اور ایک اپنے متعلق بدگوئی سے بچنا ہیں اور یہ زندگی کے بہت ہی بڑے محرکات ہیں جیسے موٹروں میں پٹرول چلتا ہے اسی طرح یہ دو طاقتیں ہیں جو انسانی زندگی کے عمل کو آگے بڑھاتی ہیں۔ اس لئے یہ خیال نہ کیا جائے کہ اپنی تعریف چاہنا یا کسی دوسرے دوست کی تعریف کرنا جو اپنے محدود دائرے میں تعریف کا مستحق ہو، یہ شرک ہے۔ یہ ہرگز شرک نہیں۔ لیکن شرک وہ بات ہے کہ انسان اپنی یا اپنے دوستوں یا عزیزوں کی تعریف پر جا کر ٹھہر جائے اور پردے پر راضی ہو جائے، نقاب پر راضی ہو جائے اور اس کی نگاہیں نقاب سے پار سرایت کر کے پیچھے اصل حُسن کی تلاش نہ کریں۔ اگر یہ کیفیت ہو تو یہ بھی ابھی شرک نہیں بنے گی لیکن غفلت ہوگی اور دنیا میں اکثر لوگ غفلت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بھی اپنے عظیم علمِ کلام میں ایسے دنیا داروں کو غافل کے طور پر بیان فرمایا ہے۔ اور بڑی باریکی سے اُن کی غفلتوں کا تجزیہ فرمایا ہے۔

پس غفلت یہ ہے کہ انسان اپنی تعریف کو اپنا کر اُس پر اِس طرح راضی ہو جائے گویا واقعی وہ اس کا مستحق تھا اور اس سے پرے کوئی اور قابلِ تعریف ذات نہیں رہی اور وہیں تعریف کا گویا رستہ بند کر کے اُسے اپنے برتن میں ہی سمیٹنے لگ جائے۔ یہ چیز غفلت کی کیفیت ہے جو بالآخر شرک پر منتج ہو جاتی ہے اور کئی قسم کی اور بھی برائیاں پیدا کرتی ہے۔ پس جب خدا کی ذات کے تعلق میں اپنی ذات کا سوچا جائے اور اپنی تعریف ہوتے دیکھ کر خدا کی طرف دھیان نہ جائے تو یہ خطرناک بات ہے جس سے جماعت کو بچنا چاہیئے۔ خصوصاً عبادت کے وقت یہ ایک اچھی ذہنی اور رُوحانی ورزش ہے کہ انسان جب ...... (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) کا عاشقانہ نعرہ بلند کرتا ہے تو تلاش کر کر کے اپنی حمد سے اپنے وجود کو خالی کرے اور یہ کوئی مصنوعی کوشش نہیں ہے، یہ حقیقی کوشش ہے کیونکہ جب آپ زیادہ گہری نظر سے ہر تعریف کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس سے پہلے بھی جیسا کہ میں تفصیل سے اس بات پر روشنی ڈال چکا ہوں، انسان کو ہر تعریف خواہ وہ غیر کی کرتا ہو یا اپنی ہو سطحی دکھائی دینے لگتی ہے اور اس تعریف کے پیچھے عوامل کا بے انتہاء لمبا دَور ہے جو بالآخر اس تعریف پر منتج ہوئے جن کے نتیجے میں وہ تعریف پیدا ہوئی جس پر انسان کا کوئی بھی بس نہیں۔ کوئی بھی اختیار نہیں اور وہ خالصۃً اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے فضل سے تعلق رکھنے والی چیزیں ہیں۔

حُسن خواہ جسمانی ہو یا رُوحانی یا اخلاقی ہو۔ بدصورتی خواہ ذاتی جسمانی ہو یا اخلاقی یا رُوحانی ہو۔ ہر چیز کے پیچھے کچھ عوامل کارفرما ہیں اور اُن عوامل میں جہاں تک تعریف کا تعلق ہے محض اللہ کا فضل ہے جس کے نتیجے میں دُنیا میں ہم قابلِ تعریف بنتے ہیں یا ہمارا کوئی دوست یا کوئی منظر قابلِ تعریف دکھائی دیتا ہے۔ اس پہلو سے اس مضمون پر غور ہونا چاہیئے۔ اور اِس ضمن میں ایک مزید بات جو قابلِ توجہ ہے وہ یہ ہے کہ اس حمد کا تعلق جب ہم خدا کے پیاروں سے جوڑتے ہیں اور (جن پر تُو نے انعام کیا) کے مضمون سے باندھتے ہیں تو اُس وقت ایک اور رستہ ہمارے سامنے کھلتا ہے اور ہم یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ اصل تعریف وہی ہے جو خدا کی طرف سے لَوٹ کر آتی ہے۔ اس مضمون پر بھی مَیں نے کسی حد تک روشنی ڈالی تھی لیکن اب (جن پر تو نے انعام کیا) کے مضمون سے اِس تعلق کو جوڑ کر کچھ مزید روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

نعمتوں کا نیا مفہوم

خدا تعالیٰ کی حمد کے بیان کے بعد باقی آیات سے گزرتے ہوئے جب ہم یہاں پہنچتے ہیں کہ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا) کہ اے خدا! ہمیں اُن لوگوں کا راستہ دکھا جن پر تُو نے انعام فرمایا تو انعام جن لوگوں پر فرمایا گیا ہے اُن کے ذکر کی تفصیل کا ہمیں علم ہونا چاہیئے۔ وہ کیا کیا باتیں کیا کرتے تھے کون کون سی نعمتیں اور کون کون سے فضل اللہ تعالیٰ نے ان پر نازل فرمائے تھے۔ جن کے نتیجے میں اُن میں ایک ایسا حُسن پیدا ہوا کہ جو خدا کو پسند آنے لگا اور خدا کی آنکھ سے وہ لوگ محمود ہو گئے اور قابلِ تعریف کہلائے۔ اس پہلو سے آپ کو گہری نظر سے قرآن کریم کا مطالعہ کرنا ہوگا اور خدا کے پیاروں، انعام یافتہ لوگوں کا جہاں جہاں ذکر ملتا ہے خواہ وہ نبی ہوں یا اُس سے ادنیٰ درجے کے انعام یافتہ لوگ ہوں اُن کی تاریخ کا گہری نظر سے مطالعہ کرنا ہوگا کہ کن کن آزمائشوں سے وہ گزرے اور کن کن ٹھوکروں سے بچے۔ کون سے ایسے دو راہوں پر وہ کھڑے ہوئے جہاں ایک طرف (جن پر تُو نے انعام کیا) کا راستہ تھا اور دوسری طرف (جن پر تیرا غضب نازل ہوا) کا راستہ تھا۔ ایک قدم کی لغزش اُن کو یا اُس راہ پر چلا سکتی تھی جو خدا تعالیٰ کے فضلوں کی راہ ہے اور ایک ہی قدم کی لغزش اُن کو اُس راہ پر بھی ڈال سکتی تھی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے غضب کی راہ اور ناراضگی کی راہ ہے۔ وہاں انہوں نے کچھ فیصلے کئے اور اُن فیصلوں کے نتیجے میں اُن پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوئیں۔ بعض دفعہ بڑی تلخی کی زندگیاں انہوں نے گزاریں۔ پس اُن مواقع پر اُن راہوں پر جہاں خدا کی خاطر تلخی برداشت کرنی پڑی وہ تمام تلخیاں نعمتیں ہیں۔ اسی کو آزمائش کہا جاتا ہے اور اگر وہ (اللہ پناہ دے) غلط راہ پر قدم اُٹھاتے تو (جن پر تیرا غضب نازل ہُوا) میں داخل ہوتے لیکن بظاہر وہ راہ آسان دکھائی دیتی اور نعمتوں والی راہ دکھائی دیتی لیکن اس راہ کی سب نعمتیں قرآنی بیان کے مطابق خدا کے غضب کا مظہر ہیں اور اُن کی ضلالت اور گمراہی کا مظہر ہیں تو اِس مضمون پر غور کرنے سے نعمتوں اور فضلوں کا نیا مفہوم ذہن میں اُبھرتا ہے اور انسان خدا کے اُن بندوں پر جو آزمائش کے دَور سے گزارے جاتے ہیں، رحم نہیں کرتا بلکہ اُن پر رشک کرنے لگتا ہے۔ یہ عرفان کا وہ مقام ہے جس کے بغیر (صاحبِ ایمان) صحیح معنوں میں ترقی نہیں کر سکتا۔

عرفان کا صحیح مفہوم

اب پاکستان میں ہمارے مظلوم احمدی ہیں جن پر کئی قسم کے مظالم توڑے جا رہے ہیں ان کے لئے ہمدردی پیدا ہونا غلط نہیں۔ یہ ایک طبعی اور فطری بات ہے لیکن اُن کو اپنے سے ادنیٰ سمجھنا اور یہ سمجھنا کہ وہ بے چارے تو مارے گئے، یہ جہالت ہے اور یہ عرفان کی کمی ہے۔ ایک وقت ایسا آئے گا جبکہ ہم سب خدا کے حضور پیش ہوں گے، اُس وقت آج جو نسبتاً آسانی میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور خدا کی راہ میں آزمائشوں میں نہیں ڈالے گئے وہ ایک اور زاویے سے ان حالات کا جائزہ لیں گے اور وہ حسرت سے یہ کہیں گے کاش ہم اُن کی جگہ ہوتے کیونکہ وہ نہیں مارے گئے ہم مارے گئے جو اُن مشکل کی راہوں پر نہیں ڈالے گئے جن مشکل کی راہوں پر خدا کے فضل نے انہیں ثباتِ قدم عطا فرمایا۔

پس یہ (جن پر تیرا انعام ہُوا) کی ایک سیر ہے جس کو حمد کے مضمون کے ساتھ جب آپ جوڑ کر اِس دُنیا کی سیر کرتے ہیں تو عجیب عجیب حسین نظارے دکھائی دیتے ہیں اور ایسے عجیب مناظر دکھائی دیتے ہیں کہ وہ ایک زاویے سے مکروہ دکھائی دیتے ہیں، دوسرے زاویے سے حسین دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اگر آپ کو وہ مکروہ دکھائی دیتے ہیں یعنی وہ واقعات جو (جن پر تیرا انعام ہُوا) کی راہ پر گذر رہے ہیں، وہ واردات جو وہاں ہو رہی ہے اگر وہ باتیں آپ کو مکروہ دکھائی دیتی ہیں تو پھر آپ (جن پر تیرا انعام ہُوا) کی راہ پر چلنے کے لائق نہیں ہیں۔ یہ سبق ہے جو آپ کو اس جائزے سے ملتا ہے۔ آپ کو لازماً اپنے زاویۂ نظر کی اصلاح کرنی پڑے گی۔ اُس حد تک اپنے نفس کی اصلاح کرنی پڑے گی کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم اور آپ کے غلاموں پر جو مصیبتیں ٹوٹیں اُن کے ذکر کے ساتھ آپ کا دل خون بھی ہو رہا ہو تو اُن پر رشک کر رہا ہو اور دل یقین کرتا ہو کہ یہ تکلیفیں تو خدا کے محبوب بندوں کی تکلیفیں ہیں اور یہ وہ ایسی تکلیفیں ہیں جو ہزار زندگیاں دے کر بھی میسّر آجائیں تو غلط سودا نہ ہوگا۔ یہ بظاہر تضاد کی بات ہے لیکن حقیقت میں یہی عرفان ہے جو سچّا عرفان ہے۔

پس جب آپ اس پہلو سے (جن پر تیرا انعام ہُوا) کا ایک نیا تصوّر دل میں باندھیں گے تو خدا کی راہ میں مشکل کی زندگی بسر کرنا مشکل دکھائی نہیں دے گا۔ مشکل ہوگا بھی تو اللہ کا فضل اس کو آسان کرتا چلا جائے گا۔ کیونکہ وہ چیز مکروہ دکھائی دیتے ہوئے بھی آپ کو اپنے پس منظر میں حسین دکھائی دے گی۔ آپ یہ سمجھیں گے کہ کراہت کا ایک ظاہری پردہ ہے جو سامنے ہے، یہ دھوکہ ہے۔ اس کے پیچھے جنّت ہے اور اس جنت کی خاطر اُس تکلیف کے پردے سے آپ اپنے لئے گزرنا گوارا کر لیں گے۔ پس حمد کا مضمون جب سورۂ فاتحہ کے باقی مضامین سے باندھ کر مطالعہ کیا جاتا ہے تو نئے نئے مطالب انسان کے سامنے اُبھرتے رہتے ہیں اور کھلتے رہتے ہیں اور نئی نئی راہیں عرفان کے سفر کی انسان کے سامنے دراز ہوتی رہتی ہیں جن پر قدم مارنے کی توفیق محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے عطا ہوتی ہے۔

ان کی زبان میں دُعائیں کریں جن پر خدا نے انعام کئے

اس ضمن میں مَیں جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ رمضان مبارک ہے اور خاص طور پر دُعاؤں کے دن اور دُعاؤں کی راتیں ہیں اس لئے جن لوگوں پر خدا نے انعام فرمائے اُن کی زبان میں دُعائیں یاد کریں اور قرآن کریم نے — وہ دعائیں — سب تو نہیں مگر اُن میں سے اہم ترین دُعائیں ہمارے لئے محفوظ فرما دی ہیں۔ پس مختلف انبیاء کی جو دُعائیں آپ کو قرآن کریم میں ملتی ہیں، اُن کے علاوہ احادیثِ نبویّہ میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کی وہ دُعائیں بھی ملتی ہیں جو قرآن میں گذشتہ انبیاء سے تعلق میں نظر نہیں آتیں مگر حضرت محمد رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم نے گذشتہ انبیاء کی دُعاؤں کی فہرست میں عظیم الشان اضافے فرمائے ہیں۔ بعض دفعہ دوسروں کو نصیحت کی شکل میں اور بعض دفعہ خود دُعائیں کرتے ہوئے ایسی دُعائیں کیں جو قرآن کریم میں موجود نہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم نے خود کیں اور آپؐ کے صحابہ رضی نے انہیں ہمارے لئے محفوظ کر لیا اور اس طرح ہمارے لئے ایک عظیم خزانہ پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ پھر حضرت .... (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اردو زبان میں ایسی دُعائیں کی ہیں جو مختلف مشکلوں اور مصیبتوں کے وقت دُعا کرنے والے دل کو اتنا گداز کر دیتی ہیں کہ اُس گداز دل کی کیفیت کے ساتھ انسان یہ یقین ہی نہیں کر سکتا کہ یہ دُعا مقبول نہیں ہوگی۔ دُعا کی قبولیت کے لئے دل کی زمین کا نرم ہونا ضروری ہے اور اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے زمیندار بیج بونے سے پہلے زمین کو ہل چلاتا، اور اس پہ گوڈی کرتا اور اس پر اور محنتیں کرتا، کبھی سوہاگے پھیرتا اور پھر ہل چلاتا، یہاں تک کہ اس کو ایسا نرم اور مزیدار بنا دیتا ہے کہ جانوروں کا دل چاہتا ہے کہ وہ زمین پر لیٹیں اور لوٹیں اور بچوں کا بھی دل چاہتا ہے کہ اس پر خوب دوڑیں اور کھیلیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواہ اُن کے جسم مٹی سے بھر جائیں مگر اُس زمین پر دوڑنے کا ایک عجیب اور الگ لُطف ہوتا ہے۔ وہ زمین ہے جو بتا رہی ہوتی ہے کہ یہاں بیج ڈالو تو بیج اُگے گا۔ میری چھاتی تمہارے بیجوں کے لیے نرم ہو چکی ہے اور وہاں وہ بیج ضرور اُگتا ہے۔

پس دُعا کا بیج بھی اپنے اُگنے کے لئے دل کی ایسی ہی زمین چاہتا ہے جسے نرم اور گداز کر دیا گیا ہو جو ایسی کیفیت میں ہو کہ اگر کوئی دوسرا اُس دل کو دیکھے تو اس پہ پیار آئے اور اس دل پہ کوٹنے کو دل چاہے۔ ایسی کیفیت میں جو دُعائیں دل سے اُٹھتی ہیں وہ ضرور مقبول ہوتی ہیں اور بسا اوقات ایسے دل سے اُٹھنے والی دُعا اُٹھتے وقت انسان کو یہ خبر دے جاتی ہے کہ میں عرشِ الٰہی پر پہنچنے سے پہلے نہیں رُکوں گی اور لازماً بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوں گی۔ وہ ایک عجیب کیفیت ہے جو صاحبِ تجربہ کو معلوم ہوتی ہے جس کی کیفیت کو دوسرے تک جسے تجربہ نہ ہو بیان کے ذریعہ پہنچایا نہیں جا سکتا لیکن میں جانتا ہوں کہ اکثر احمدی کسی نہ کسی وقت ضرور ان تجارب سے گذرتے ہیں۔ پس انبیاء کے الفاظ میں دعائیں کرنا دل کے اندر وہ نرمی اور گداز کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے کہ جس میں پھر دعا کا بیج بویا جاتا ہے اور ایک شجرۂ طیبہ بن کر اگتا ہے جس کی شاخیں آسمان تک پہنچتی ہیں اور ان شاخوں کو قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ ضرور پھل لگتا ہے اور ہر موسم میں پھل لگتا ہے۔ یہ دعا کا شجر ایسا ہے جو کلمہ طیبہ کی صورت میں دل میں پیوست ہو اور پھر آسمان تک اس کی شاخیں بلند ہوں تو اسے کسی بہار کی انتظار نہیں ہوتی وہ خود اپنی ذات میں بہار کا منظر پیش کرنے والا ایک دائم، ایک سدا بہار ایسا درخت بن جاتا ہے جسے پھل لگتے ہی رہتے ہیں۔ پس قرآن کریم نے ایسے درخت کا نقشہ کھینچتے ہوئے یہی فرمایا کہ "کُلَّ حِیۡنٍ" ہر حالت، ہر موقعہ پر، ہر کیفیت میں اس کو خدا تعالیٰ کے فضل سے پھل عطا ہوتے رہتے ہیں اور وہ کبھی بھی پھلوں سے محروم نہیں رہتا۔

پس یہ انبیاء کی وہ دعائیں ہیں جو ایسے دلوں سے نکلی تھیں جو دل دعاؤں کو قبول کرنے کے لئے انتہائی درجے پر تیار ہو چکے تھے۔ اور جس کیفیت میں وہ دعائیں دل سے اٹھی تھیں ان کیفیتوں کا ایک اثر پیچھے چھوڑ گئی ہیں۔ اور وہ الفاظ ایسے ہیں جو زمانے کے ساتھ کبھی مر نہیں سکتے۔ وہ کیفیتیں ایسی ہیں جو ان الفاظ کے ساتھ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو چکی ہیں۔ پس اگر آپ غور کر کے انبیاء کے الفاظ میں دعائیں کریں اور خصوصاً حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے الفاظ میں دعائیں کریں تو آپ کی دعاؤں کو بہت بڑی عظمت ملے گی اور پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ (جن پر تیرا انعام ہوا وہ) کون لوگ ہیں؟ کیوں ان لوگوں پر انعام کیا گیا؟ اور یہ جو تعریف کا کلمہ ہے ان کے حق میں خدا نے کیوں فرمایا؟ کیسے کیسے یہ لوگ تھے؟ تو اگرچہ آپ خدا کے حضور اپنے وجود کو کلیتہً خالی کر چکے ہوں گے لیکن ایک اور حمد آپ کو عطا ہو گی جو آسمان سے عطا ہو گی اور ان آسمانی وجودوں کی معرفت آپ کو عطا ہو گی۔

نیکیوں کے حوالے سے دعائیں نہ کریں

اس ضمن میں ایک اور غلط فہمی بھی دُور ہونی چاہیئے۔ میں نے گذشتہ خطبے میں یہ کہا تھا کہ دعا کرتے وقت اپنی کسی تعریف کے حوالے سے دعا نہیں کرنی چاہیئے۔ اپنی کسی نیکی کے حوالے سے دعا نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اپنے آپ کو خالی کر کے ایسا فقیر بنا کے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو، جس کو دیکھ کر سخت دل کو بھی رحم آجائے، ایسی کیفیت کے ساتھ دعا کرنی چاہیئے۔ بعد میں مجھے خیال آیا کہ بعض لوگوں کو ایک حدیث کے نتیجے میں غلط فہمی نہ پیدا ہو کہ گویا یہ مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ارشاد کے (اللہ پناہ دے) مخالف ہے۔ وہ حدیث ہمیں تین ایسے آدمیوں کا پتہ بتاتی ہے جو ایک غار میں کسی کام کی غرض سے گئے۔ پیچھے زلزلے کے نتیجے میں ایک بہت بھاری چٹان لڑھک کر اس غار کے منہ پر آ پڑی اور غار کا منہ بند ہو گیا۔ اور ان کے لئے اس سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں تھی اور بالکل بے طاقت تھے کہ وہ اس پتھر کو سرکا سکیں۔ تب ان میں سے ایک نے یہ سوچا کہ میں نے اپنی زندگی میں وہ کونسا ایسا کام نیکی کا کیا ہے کہ جس کے حوالے سے میں دعا مانگوں تو اللہ تعالیٰ کو رحم آجائے گا اور اس نے بہت سوچ بچار کے بعد اپنی ایک ایسی نیکی ڈھونڈی اور پھر اس نیکی کے حوالے سے دعا کی تو وہ پتھر کچھ سرک گیا۔ پھر دوسرے شخص نے بھی اسی کی مثال پکڑی اور اپنی نیکیوں پر نظر ڈال کر اپنی زندگی پر نظر ڈال کر ایک نیکی ایسی تلاش کی جس کے متعلق وہ سمجھتا تھا کہ خاص مقام رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو پسند آئے گی چنانچہ اس نے اپنی عرضداشت پیش کی اور وہ مقبول ہوئی اور وہ پتھر کچھ اور سرک گیا لیکن ابھی ان کے نکلنے کی راہ کافی نہیں تھی۔ پھر تیسرے کو بھی یہی خیال آیا اور اس نے بھی اپنی ایک نیکی تلاش کی اور بالآخر وہ پتھر مزید ہٹ گیا اور ان تینوں کی نجات کی راہ نکل آئی۔

یہ مضمون تو یہ بتاتا ہے کہ اپنی نیکیوں کے حوالے سے تعریف کرنا نہ صرف جائز بلکہ ایک اعلیٰ درجے کی گویا خوبی ہے لیکن جو لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہیں وہ اس حدیث کے مفہوم کو نہیں سمجھتے کیونکہ اگر اس حدیث کا یہ مفہوم ہوتا تو انبیاء کی دعاؤں میں ہمیں کہیں تو ایک جگہ ایسی دعا ملتی جس میں خدا کے کسی نبی نے اپنی نیکی کے حوالے سے دعا کی ہو۔ میں نے تو گہری نظر سے قرآن کریم کی دعاؤں کا مطالعہ کیا ہے، احادیث کی دعاؤں کا مطالعہ کیا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی دعاؤں کا مطالعہ کیا ہے مجھے کہیں اشارۃً بھی کوئی ایسی دعا دکھائی نہیں دی جس میں کسی نبی نے بھی یہ عرض کیا ہو کہ اے خدا! میں یہ ہوں اور میری اس نیکی پر نگاہ ڈال اور میری خاطر یہ کام کر دے۔ کہیں کوئی ذکر نہیں۔ اپنے آپ کو بالکل تہی دامن کر دیا ہے۔ خالی ہاتھ دکھایا ہے۔ ایسا کشکول ہے جس میں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ روحانی لباس میں وہ لوگ اس طرح خدا کے حضور ظاہر ہوئے ہیں کہ تقویٰ کے لباس سے مزین ہونے کے باوجود وہ اپنے آپ کو اس طرح پیش کر رہے تھے جیسے پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس کوئی فقیر ہو اور فقیر بن کر اس کی راہ میں بیٹھتے تھے اور فقیر بن کر دعائیں کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ دعا دیکھیں ..... اے میرے رب .... جو بھی خیرات تو میری جھولی میں ڈال دے میں اس کا فقیر بنا بیٹھا ہوں۔ میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ پس انبیاء کی دعاؤں پر غور کرنے سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے کبھی دعا کی مقبولیت کی خاطر اپنی خوبی یا نیکی کا حوالہ نہیں دیا۔ پھر یہ حدیث اگر ان معنوں میں لی جائے جو میں نے بیان کئے ہیں تو اس تمام تاریخ انبیاء سے ٹکرا جائے گی جو درست نہیں ہے۔ اس حدیث کا اَور معنی ہے۔

اس حدیث کو میں اس نظر سے دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ان بندوں کی خوبی یا ان کی چالاکی نہیں بتا رہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عظمت کا بیان فرما رہے ہیں۔ یہ بتا رہے ہیں کہ ایسے تہی دامن لوگ جن کو ساری زندگی پر نظر ڈالنے کے بعد وہ نیکی دکھائی دی جو عام معیار سے کوئی خاص نیکی بھی نہیں۔ کسی معصوم عورت کی عزت نہ لوٹنا بھلا کونسی نیکی ہے اور فاقہ کشی کے وقت میں، اور ایسے وقت میں جب کہ انسان کا دل نرم ہو چکا ہوتا ہے اور نرم ہونے کے بعد بجائے کسی اجرت کی طلب کے ویسے ہی انسان جو کچھ گھر میں ہے وہ غریبوں کے لئے خرچ کرنا چاہتا ہے۔ ایسے سخت تکلیف کے دَور میں کسی کی عزت کا سودا نہ کرنا یہ کون سی نیکی ہے۔

اللہ کی رحمت اور بخشش کی وسعت

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایسے تہی دامن اور گنہگار لوگ جن کی ساری زندگی میں کوئی نیکی نہیں تھی اور ایک بدی سے بچنا ہی گویا ان کی نیکی تھی جب اس کا حوالہ دیا گیا تو اللہ اتنا رحمان ہے اور اتنا رحیم اور اتنا بخشش کرنے والا ہے کہ اس نے کہا: ہاں میرے بندے! اگر یہ نیکی ہے تو یہ بھی مقبول ہے، اگر یہ ہے تو یہ بھی مقبول ہے۔ گویا وہ مضمون یہ ہے کہ خدا تو کھوٹے پیسوں سے بھی بعض دفعہ آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ اتنا بخشش کرنے والا، اتنا التجاؤں کو قبول کرنے والا ہے کہ اس سے اگر تم ہمیشہ دعا کے تعلق سے اپنے محبت کے رشتے مضبوط نہ کرتے رہو تو تمہاری محرومی ہے۔ وہ تو ہر وقت قریب ہے۔ ہر وقت سننے کے لئے تیار بیٹھا ہے پس یہ وہ مضمون ہے جس کو بعض لوگ غلط سمجھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں بھی اپنی نیکیوں کے حوالے سے خدا تعالیٰ سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ وہ پتھر تو ان کی زندگی میں ایک دفعہ گرا لیکن میں جانتا ہوں کہ ہماری زندگی میں مصیبتوں کے پتھر روز گرتے رہتے ہیں۔ کون انسان ہے جو اس تجربے سے نہیں گزرتا۔ کوئی دن ایسا نہیں آتا جو کسی نہ کسی پہلو سے تلخیاں لیکر نہیں آتا۔ کبھی اپنا غم، کبھی کسی دوست کا غم، کبھی رشتے دار کی تکلیف، کبھی دشمن کی طرف سے ڈراوے اور کئی قسم کے خوف، کبھی عالمی خوف، کبھی علاقائی خوف، انسان کی ساری زندگی تو مصیبت کے پتھروں میں گری پڑی ہے اپنی کتنی نیکیاں آپ ڈھونڈ نکالیں گے کہ وہ پتھر سرکنے شروع کریں۔ ایک ہی علاج ہے اور وہ علاج وہ ہے جو انبیاء نے ہمیں سکھایا ہے کہ خدا کے حضور کامل عجز اور انکسار کے ساتھ حاضر ہوں۔ اپنی نیکیوں پر انحصار کر کے دعائیں نہ مانگو۔ خدا کے فضلوں پر انحصار کر کے دعائیں مانگو اور اللہ تعالیٰ سے کہو کہ ہم تہی دامن ہیں۔ سب تعریف تیرے لئے ہے جو کچھ ہمیں اچھا دکھائی دیتا ہے وہ بھی تیری وجہ سے ہے اور تو نے بنایا ہے تو اچھا ہے جو کچھ ہم نے کمایا اس کمانے کی توفیق بھی تو نے ہی دی اور اس پہلو سے انسان جب اپنی ساری زندگی پر نظر ڈالتا ہے تو اس کو اتنے مواقع دکھائی دیں گے کہ جب وہ ہلاک ہو سکتا تھا اور اپنی کمزوریوں اور بدیوں کی وجہ سے ہلاک ہو سکتا تھا۔ اگر خدا اس کی پردہ پوشی نہ کرتا تو ایسے مواقع بھی ہر انسان کی زندگی میں آتے ہیں کہ ایک دفعہ پردے کا چاک ہونا اس کی ہلاکت کا سامان پیدا کر سکتا تھا، کچھ بھی اس کا باقی نہ رہتا۔

کوئی بیوقوف ہی ہو گا جو اپنی نیکیوں کے حوالے دیکر خدا سے مانگے

پس جہاں یہ کیفیت ہو وہاں کوئی فرحِ فخور بیوقوف ہی ہو گا جو اپنی نیکی کے حوالے دے دے کر خدا سے مانگنے کا عادی بنے۔ کہاں سے اتنی نیکیاں لائے گا جبکہ بدیوں کا پلّہ اتنا بھاری ہے اور کہاں سے ایسی نیکیاں لائے گا جس کی جزا خدا نے نہیں دی۔ کیونکہ خدا کا تو سارا زندگی کا تعلق ان باتوں کی جزا دکھائی دیتا ہے جو ہم نے کبھی کی نہیں۔ یکطرفہ رحم کا سلوک ہے۔ یکطرفہ احسان کا سلوک ہے اور لامتناہی ہے۔ ہر ہر سانس خدا کے احسان کا ممنون ہے تو ایسی کیفیت میں حکمت کا تقاضا یہی ہے کہ آدمی کلیتہً ہتھیار ڈال دے۔ خالی ہاتھ اور نہتا ہو جائے اور خدا کے حضور عجز اور انکسار سے دعائیں مانگے۔ پس یہ وہ مفہوم تھا جو میں کھولنا چاہتا تھا۔ یہ مراد نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(خدا تعالیٰ پناہ دے) کہ حدیث نبوی کے کسی مضمون کے کوئی مخالف بات سمجھا رہا تھا۔ بلکہ حدیثِ نبوی کے مضمون کے عین مطابق بات سمجھا رہا تھا اور یہی میں اب بھی سمجھتا ہوں کہ جب دعائیں کریں تو اس کا آغاز حمد سے ہونا چاہیئے اور حمد وہ جو آپ کے دامن کو بالکل خالی کر دے۔ جو کچھ ہے وہ خدا کے حضور پیش کر دیں۔ لیکن دنیا کے کاروبار میں ہمیں بالعموم اس کے برعکس دکھائی دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض انسان غفلت میں، بلکہ میں سمجھتا ہوں بہت بڑی تعداد ہے جو خدا کی تعریف بھی کر رہے ہوتے ہیں تو ایسے برتن میں ڈالتے ہیں گویا چھلنی ہے۔ نیچے اُن کا اپنا برتن ہوتا ہے۔ خدا کی تعریف چھلنی میں سے نکل نکل کر اُن کے برتن کو بھرتی رہتی ہے۔ اور خدا کی جو چھلنی ہے وہ خالی رہتی ہے۔ اسکے برعکس خدا کے بعض صاحبِ ایمان بندے ایسے ہیں جنکی تعریف کی جائے تو یوں لگتا ہے کہ وہ تعریف چھلنی پر گری ہے اور اُسکے نیچے خدا کی حمد کا برتن پڑا ہے۔ جو تعریف اُن کی ہو خواہ اُن کا اپنا نفس کسی وقت کرے یا غیر اُسکی تعریف کرے وہ ان کے دل کی چھلنی سے نکل کر خدا کے دائمی برتن کی طرف منتقل ہوتی رہتی ہے۔ یہ تعریف کا وہ تعلق ہے جسے سمجھنا چاہیئے اگر ایک انسان صحیح معنوں میں خدا تعالیٰ کا عرفان حاصل کر چکا ہو۔ (عرفان تو کوئی انسان صحیح معنوں میں مکمل طور پر کر ہی نہیں سکتا)۔ میری مراد یہ ہے کہ عرفان کے حصول کا نکتہ سمجھ جائے تو وہ ہمیشہ محسوس کرے گا کہ جب وہ کسی کی تعریف کرے یا جب کوئی اسکی تعریف کرے تو وہ آخری مقام نہیں ہے اور جو بھی تعریف کا مستحق نظر آتا ہے اُس کے پیچھے ایک سمندر ہے جسکا وہ ایک معمولی حصّہ ہے ویسا ہی جیسا کہ غالب نے اپنے ایک شعر میں کہا کہ

قطرہ میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو میں کل
کھیل بچوں کا ہوا دیدۂ بینا نہ ہوا

کہ اگر تمہیں قطرے میں سمندر دکھائی نہیں دیتا یعنی کسی قابلِ تعریف بات میں تمہیں خدا تعالیٰ کی قابل حمد ذات دکھائی نہیں دے رہی اور یہ پتہ نہیں لگتا کہ یہ قطرہ خدا کے سمندر کا ایک حصّہ ہے تو یہ پھر دیدۂ بینا نہیں ہے۔ یہ تو بچوں کا ایک کھیل ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ غالب نے انہی معنوں میں یہ شعر کہا ہوگا۔ لیکن مجھے تو صرف انہی معنوں میں یہ شعر اچھا لگتا ہے اور انہی معنوں میں تعریف کے لائق بھی ہے کیونکہ یہ شعر خدا کی تعریف سے منسلک ہو جاتا ہے۔ پس یہ وہ معنی ہیں جس کو ملحوظ رکھتے ہوئے حمد کرنی چاہیئے اور خوبصورت چیزوں پر نگاہ کرنی چاہیئے اور خوبصورت چیزوں سے محبت کرنی چاہیئے یعنی وہ محبت اُن تک ٹھہر نہ جائے بلکہ اُن کے وجود سے پار نکل جائے جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نظم ہے۔

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

کہ دیکھو عالم میں کیسا خوبصورت نور پھیلا پڑا ہے۔ جیسے چاندنی راتوں میں ہمیں مشرق میں تجربہ ہے ویسی چاندنی راتیں مغرب میں نہیں دیکھی جاتیں۔ وہ منظر ہی اور ہوتا ہے جو مشرق میں چاند ابھرتا ہے۔ یا کسی ٹھنڈے دن خوبصورت دھوپ مغرب میں نکلتی ہے تو اس وقت دن کی روشنی کا جو لطف آتا ہے وہ مشرق میں کم دکھائی دیتا ہے۔ کسی کو خدا نے راتیں خوبصورت دی ہیں۔ کسی کو دن خوبصورت دے دیئے ہیں۔ اگر نظر وہیں ٹھہر جائے اور ایک روزمرہ کے انگریز کی طرح آپ یہ کہیں کہ کتنی خوبصورت صبح ہے WHAT A BEAUTIFUL MORNING اور وہیں بات کھڑی ہو جائے تو یہ غفلت ہے لیکن اگر آپ اُس دل سے پیچھے چلے جائیں اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آنکھ سے اس نور کا لطف اٹھا رہے ہوں تو بے اختیار دل سے یہی کلام جاری ہوگا۔

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا

تمام نوروں کا جو سرچشمہ ہے اُسکے نور کا ایک معمولی حصہ اس خوبصورت دن یا اس حسین رات کی شکل میں ظاہر ہوا ہے

بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

تمام جہان، ساری کائنات یوں لگتا ہے ایک شیشہ بن گئی ہے۔ جسمیں ہمیں خدا کا حُسن دکھائی دینے لگا ہے۔ پس حمد کی نفی اور حمد کا اثبات یہ دونوں چیزیں بیک وقت موجود رہتی ہیں غیر اللہ میں حمد ہوتی ہے کیونکہ اسی نے پیدا کی ہے۔ لیکن اگر اس کی پیدا کردہ چیزوں تک حمد ٹھہر جائے تو وہ غفلت کی زندگی ہے جو بعض دفعہ شرک میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ایسی غفلت کی زندگی ہے جو بعض دفعہ نہیں بلکہ بسا اوقات شرک میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اگر خالق کے حسن کی طرف نگاہ آگے چل پڑے اور انسانی محبتوں کا جلوس آگے قدم بڑھائے اور خدا کی طرف حرکت کرنے لگے تو پھر یہ ایک عارفانہ زندگی ہے۔

انبیاء کی راہوں کی تلاش کریں

پس سورۂ فاتحہ پڑھتے وقت جب آپ ان راہوں پر چلیں تو میں جیسا کہ بیان کر چکا ہوں۔ انبیاء کی راہوں کی تلاش کریں اور انبیاء کی دعائیں خود بھی سیکھیں اور ان پر غور کریں اور اپنے بچوں کو بھی سکھائیں۔ پھر اسی طرح (ان کا نہیں جن پر تیرا غضب نازل ہوا) کی آیت ہے۔ جن لوگوں کی راہ آپ نہیں دیکھنا چاہتے اُن کی تاریخ قرآن کریم میں لکھی ہوئی ہے۔ کن کن راہوں سے وہ گذرے تھے۔ بظاہر کتنے عظیم الشان فتح یاب دکھائی دیتے تھے۔ جن کے بڑے بڑے قلعے تھے اور بڑی بڑی حکومتیں تھیں اور ان کے بڑے بڑے دبدبے تھے۔ جن سے انسان دور دور تک لرزتے کھاتا تھا اور انہوں نے بڑی جنتیں بنا رکھی تھیں لیکن وہ ساری رفتہ رفتہ مٹ گئیں۔ تہہ خاک ہو گئیں اور سوائے تاریخ کے ان کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ اُن کی قبروں سے پھر کچھ اور ناطن قومیں اسی طرح اُٹھیں اور پھر انہوں نے دنیا کی بڑی بڑی عظمتیں حاصل کیں مگر خدا سے تعلق نہیں جوڑا۔ پھر وہ بھی صفحۂ ہستی سے مٹا دی گئیں اور عجیب بات ہے کہ گو نیک لوگ بھی بظاہر صفحۂ ہستی سے غائب ہوئے لیکن تاریخ میں نیکوں کا ذکر پیار اور محبت اور دعاؤں کے ساتھ جاری رہا اور آخر تک اُن پر سلام بھیجے گئے لیکن یہ جو پہلی قسم کی قومیں تھیں جن کی بڑائی اور عظمت وقتی طور پر تھی اور خدا سے تعلق کے نتیجے میں نہیں بلکہ دنیا سے محبت کے نتیجے میں تھی اُن کے مٹنے کے ساتھ اُن کی حمد بھی مٹ گئی۔ اور ان کی برائیاں باقی رہ گئیں اور مورخین نے پھر اُن پر لعنتیں ڈالنی شروع کیں کہ وہ ایسے ظالم، ایسے سفاک تھے۔ ان کی عظمتوں میں ہمیشہ کوئی بدی دکھائی دے گی۔

پس خدا تعالیٰ نے (جن پر تو نے انعام کیا) کی راہ بھی خوب کھول دی ہے اور (جن پر تیرا غضب ہوا) کی راہ بھی خوب کھول دی ہے اور قرآن کریم میں اس کا وضاحت سے ذکر موجود ہے پس آج کل رمضان میں خصوصیت کے ساتھ اپنے گھروں میں اس مضمون کو جاری کرنا چاہیئے اور اس دلچسپ مضمون کے ذریعے اپنے بچوں کی علمی اور اخلاقی اور عملی تربیت کرنی چاہیئے۔

قرآن کریم ایک موقعہ پر فرماتا ہے۔ .... (سورۃ الفرقان آیات ۲۸ تا ۳۱)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایسا دن آئے گا کہ جب ظالم اپنے انگلیوں کے پورے تکلیف اور بے چینی اور بیقراری اور حسرت کیساتھ چبائیگا کہ اے کاش میں اپنے رسول کے ساتھ راہ اختیار کرتا۔ اس راہ پر چلتا جس راہ پر رسول چلا تھا

اس لئے یہ جو ذکر میں کر رہا ہوں۔ یہ صرف تاریخی ذکر نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جس راہ پر چلے ہیں وہ راہ آج ہمارے لئے محفوظ کر دی گئی ہے اور اسی کو ہم صراط مستقیم کہتے ہیں پس صرف دعاؤں کی حد تک نہیں بلکہ روزمرہ کی عملی زندگی میں آج بھی ہمیں اسی رسول کے ساتھ سفر اختیار کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو قرآن کریم فرماتا ہے .... وہ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کاٹے گا۔ اور کہے گا کاش مجھے رسول کی معیت حاصل ہوتی اور میں اس راہ پر چلتا جس راہ پر رسول نے مجھے ڈال دیا تھا پھر فرمایا وہ کہے گا کہ .... صرف (جن پر تیرا انعام ہوا) کا مضمون نہیں ہے بلکہ (نہ ان لوگوں کا جن پر تیرا غضب ہوا) کا مضمون بھی بیان ہوا ہے۔ وہ کہے گا وائے حسرت اے کاش میں فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بناتا اور اس کے طریق اختیار نہ کرتا .... اس نے مجھے ذکر ملنے کے بعد پھر مجھے اس ذکر سے گمراہ کر دیا .... اور شیطان کی تو یہ فطرت ہے کہ وہ موقعہ پر ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور گمراہ کرنے کے بعد پھر آپ غائب ہو جاتا ہے۔ اور انسان کو مصیبتوں میں مبتلا چھوڑ کر اس سے دغا بازی کر جاتا ہے .... اور رسول خدا کے حضور یہ شکایت عرض کرے گا کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو مہجور کی طرح چھوڑ دیا ہے پس ذکر سے مراد قرآن کریم ہے گویا یہ مضمون ہمیں صرف ماضی میں نہیں بلکہ حال کی دنیا اور ہمیشہ مستقبل کی دنیا میں لے جاتا ہے۔ آنے والی نسلوں کو مستقبل کی دنیا میں لے جاتا ہے۔ اور موجودہ نسلوں کو حال کی دنیا میں۔ اور یہ بتاتا ہے کہ وہ راہیں ماضی سے تعلق نہیں رکھتیں جن کو تم (جن پر تیرا انعام ہوا) کی راہیں کہتے ہو اور وہ راہیں بھی صرف ماضی سے تعلق نہیں رکھتیں جن کو تم (جن پر تیرا غضب ہوا) کی راہیں کہتے ہو بلکہ قرآن کریم اور سنت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شکل میں آج تمہارے سامنے پڑی ہیں۔ پس تم کیسی دعائیں مانگتے ہو کہ (ہمیں سیدھے راستے پر چلا) اے خدا ہمیں صراط مستقیم دکھا اور ان راہوں پر چلا جو ان لوگوں کی راہیں تھیں جن پر تو نے انعام فرمایا اور وہ راہیں تمہارے سامنے کشادہ اور کھلی پڑی ہیں اور تم ایک قدم آگے نہیں بڑھاتے اور پھر یہ دعا مانگتے ہو کہ (جن پر تیرا غضب ہوا) جو لوگ ہیں ان کی اور ضالین کے گروہ کی راہوں سے ہمیں بچا۔ ان راہوں پر ہم قدم نہ ماریں جن پر مغضوب چلتے رہے اور جن پر گمراہ لوگ چلتے رہے اور جب ان دو راہوں میں سے ایک اختیار کرنے کا وقت آتا ہے تو روزمرہ کی زندگی میں تم مغضوب اور ضالین کی راہ پر چل پڑتے ہو لیکن قیامت کے دن تم حسرت سے یاد کرو گے اور کہو گے۔ اے کاش! ایسا نہ ہوتا۔ کاش! ہم اس سے پہلے مر چکے ہوتے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی راہ کو چھوڑ کر ایک ایسے بدبخت کی راہ اختیار کر لیتے یعنی خدا کرے ایسا کبھی نہ ہوا ہو تا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی راہ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھوڑ کر ایک بدبخت کی راہ اختیار کر لیتے جس نے ہمیں ذکر سے یعنی قرآن کریم سے پورے ہٹا دیا۔ پس ہر ایسا دوست جو خدا تعالیٰ کی راہ میں قدم بڑھانے سے مانع ہو ہر ایسا تعلق جس کے نتیجے میں انسان رفتہ رفتہ نیکیوں سے محروم ہوتا چلا جائے اور پیچھے ہٹتا چلا جائے اور بدیوں کی طرف بڑھنا شروع کر دے تو وہی وہ خلیل ہے، وہ (جن پر تیرا غضب ہوا) کی راہ دکھانے والا ہے، وہی (جو گمراہ ہیں) کی راہ دکھانے والا ہے۔

روح کی غذا کی طرف بچوں کو متوجہ کریں

پس ایسے تعلقات سے پرہیز کریں اور صحبت صالحین اختیار کریں یعنی ایسے لوگوں سے تعلق بڑھائیں جن کے نتیجے میں آپ کو قرآن کے ساتھ محبت بڑھتی ہو۔ اور رسول کے ساتھ محبت بڑھتی ہو۔ اسی ذکر کو اپنے گھروں میں عام کریں۔ آج کل بہت ہی اچھا موقع ہے۔ نمازوں کی طرف توجہ ہے۔ بچے بھی اٹھتے ہیں۔ اگر وہ روزے نہیں رکھ سکتے تو سحری کھانے کے لئے اٹھ جاتے ہیں۔ اگر ایک روزہ نہیں رکھ سکتے تو بعض بچے ایک دن میں دو دو، تین تین روزے رکھتے ہیں۔ ایک بچے سے میں نے ایک دفعہ پوچھا تھا کہ کتنے روزے رکھے تو اس نے کہا: آج میں نے پانچ روزے رکھے۔ تو بڑوں سے بھی آگے بڑھ جاتے ہیں۔ لیکن روزے کا احترام ہے۔ مجھے یہ جواب سن کے بڑی خوشی ہوئی۔ اس کے دل میں روزے کا پیار ہے۔ وہ اسے قابلِ فخر سمجھتا ہے اس لئے اس نے دن میں پانچ دفعہ کھانا کھایا تو اس نے کہا: میں نے پانچ روزے رکھے ہیں تو ان پانچ روزے رکھنے والوں کو پانچ نمازوں کی بھی عادت ڈالیں۔ ان کو بتائیں کہ یہ نمازیں تو تم پڑھ سکتے ہو۔ اور نماز کے طریق سمجھائیں۔ حمد کی جو باتیں آپ سنتے ہیں وہ آگے ان کو ذہن نشین کروائیں اور گھر میں پیار کی مجلسیں لگائیں، عورتوں بچوں کی مجالس اور ان کو سمجھائیں کہ اس طرح عبادت کی جاتی ہے۔ یہ مقاصد ہیں۔

پھر جن بچوں کو یہ توفیق ملتی ہے کہ وہ روزہ رکھ سکیں ان کو ساتھ ساتھ یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ روزہ محض صبح کچھ کھانے سے نہیں رکھا جاتا کیونکہ محض کھانے سے تو جسم کو غذا ملتی ہے اور یہ مہینہ روح کی غذا کا ہے۔ اس لئے تم صبح نفلی عبادت بھی کیا کرو۔ پس یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ جسم کی غذا کو خدا نے کم کیا ہے اور روح کی غذا کو بڑھایا ہے۔ اس لئے روزے کا ایک تعلق جسم سے ہے جس میں اس کی غذا کو کم کیا گیا ہے۔ ایک تعلق روح سے ہے جس میں اس کی غذا کو بڑھایا گیا ہے۔ پس اگر تم روح کی غذا بڑھاؤ گے نہیں اور محض جسم کی غذا گھٹاتے چلے جاؤ گے تو یہ فاقہ کشی ہے، روزہ نہیں۔ اسی مضمون کو آرام سے نرم لفظوں میں بچوں کی زبان میں ان کو سمجھائیں اور ان کو نوافل پڑھوانا شروع کریں۔ اس چھوٹی عمر میں اگر نفلوں کی عادت پڑ جائے اور احساس ہو کہ میں نے وقت کے اوپر اٹھنا ہے اور نفل پڑھنے ہیں تو وہ عادت بعض دفعہ ہمیشہ کے لئے دل پر نقش ہو جاتی ہے اور انسانی فطرت کا حصہ بن جاتی ہے۔ میں نے جو تہجد پڑھنے والے اکثر لوگ دیکھے ہیں وہ وہی ہیں جن کو بچپن میں عادت پڑی ہے یا جن کے گھروں میں بعض بزرگ تہجد پڑھا کرتے تھے اور بچپن میں انہوں نے دیکھا۔ دل پر اس کی عظمت بیٹھ گئی۔ خواہ وقتی طور پر وہ نہ بھی پڑھ سکے ہوں بعد میں ان کو عادت پڑ گئی۔ مگر جو گھر ذکر سے خالی ہوں۔ وہ تو یقینی والی بات ہے کہ کاش ان کی دوستی ہمیں نصیب نہ ہوتی۔ جہاں تہجد تو درکنار نمازوں کا بھی اہتمام نہ ہو وہ زندگی سے خالی گھر ہیں۔ وہاں جو بچے پلتے ہیں ان کی حالت سخت قابلِ رحم ہے لیکن بہت سے ایسے گھر ہیں جو رمضان کے مہینے میں جاگ اٹھتے ہیں رمضان کے مہینے میں ان میں زندگی کی چہل پہل دکھائی دیتی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور ان گھروں کو خود بھی عبادت پر ہمیشہ قائم رہنے کے عزم کرنے چاہئیں۔ اور رمضان المبارک میں بچوں کو عبادت کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ بعض دفعہ جو عادت بچے اختیار کرتے ہیں۔ اس پر وہ قائم رہتے ہیں اور بڑے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ پھر بچے ان کو یاد کراتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ بھئی آپ تو ہمیں کل کہہ رہے تھے کہ نماز پڑھا کرو۔ اور تہجد پڑھا کرو۔ آپ تو اب مزے سے رات کو دیر تک باتیں کرتے ہیں۔ اور صبح دیر سے اٹھتے ہیں تو یہ کیا بات ہوئی؟ بچہ بعض دفعہ بے تکلفی سے اپنے ماں باپ کو ایسی باتیں سنا دیتا ہے کہ اگر کوئی باہر سے سنائے تو اس سے لڑائی ہو جائے تو یہ دن ہیں۔ ان سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں اللہ ہم سب کو ذکر کی توفیق عطا فرمائے اور ایسے رنگ میں عبادت کی توفیق بخشے کہ ہمیں عبادت میں گہری لذت آنی شروع ہو جائے اور سب سے زیادہ لذت ہمیں عبادت کے ذریعے خدا سے تعلق میں پیدا ہو جیسا کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) لکھتے ہیں کہ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کوئی اور لذت ایسی نہیں جیسی خدا کی محبت میں ملتی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل ۲۷۹۷۸/ میں SUPIAH حسن زوجہ حسن الدین صاحب پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ریفریجریٹر مالیتی/150.000 روپے (۲) طلائی انگوٹھی وزنی ۲ گرام مالیتی/44.000 روپے (۳) سلائی مشین مالیتی/15.000 روپے حق مہر/50.000 روپے۔ میزان/259.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/180.000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ SUPIAH حسن زوجہ حسن الدین انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ سلیمان ولد حسن الدین پسر موصیہ گواہ شد نمبر ۲ لاڈی عبدالغنی انڈونیشیا۔

مسل ۲۷۹۷۹/ SANAMAN S/O ANGKRI پیشہ مزدوری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱-۸۸/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان مع زمین مالیتی/4.000.000 روپے (۲) مکان مع زمین مالیتی/15.000.000 روپے۔ (۳) دو ڈیزل مشینیں مالیتی/2.000.000 روپے (۴) فرنیچر مالیتی/250.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/300.000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد SANAMAN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ RUJITO HADI انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ایگس مبارک احمد انڈونیشیا۔

مسل ۲۷۹۸۰/ MRS. ATUN HADIJAH W/O MAAN DEDY SETIADY پیشہ ٹیچر عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۷-۱۳۶۹/۱۹۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ 510 مربع میٹر مالیتی/5.000.000 روپے (۲) فرنیچر مالیتی/800.000 روپے (۳) زیورات طلائی وزنی 32 گرام مالیتی/672.000 روپے۔ حق مہر بصورت طلائی انگوٹھی وزنی ۱۰ گرام مالیتی/210.000 روپے۔ کل جائیداد/6.682.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/185.500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ATUN HADIJAH W/O MAAN DEDY SETIADY ساکن انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ MAAN DEDY SETIADY۔ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ اے مبارک احمد انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۷۹۸۱ میں ڈی آر ایس منصور احمد DIDI ولد KANTADIREDJA KANTADIREDJA پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت 1958ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 28-12 1368/1989 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مکان برقبہ 2000 مربع میٹر مالیتی 50.000.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500.000/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منصور احمد KANTADIREDJA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ DRS. MAKIH AHMAD ساکن انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ DRS. ATIK NAIM AHMAD انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۹۸۲ MRS. ATUN و MARFUATUNNISA MANSOER زوجہ DRS منصور احمد پیشہ تجارت عمر ۴۱ سال بیعت 1959ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 28-12 1368/1989 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ جس کی موجودہ قیمت 500.000/- روپے (۲) دھان کا کھیت برقبہ 2.800 مربع میٹر مالیتی 3.000.000/- روپے (۳) رقبہ برائے باغبانی برقبہ 700 مربع میٹر مالیتی 750.000/- روپے۔ کل جائیداد 4.250.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100.000/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں اور مبلغ 25.000/- روپے ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ MRS ATUN MARFUATUNNISA منصور انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ DRS MAKIH AHMAD انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲۔ DRS ATIK NAIM AHMAD انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۹۸۳ میں ای۔ ایس احمد معصوم ولد SOMA ANA پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال بیعت 16-5-69 ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 69/90 5-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان مالیتی 3.400.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 160.000/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ای ایس احمد معصوم ولد SOMA ANA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ ایچ محمد DA-HAN منصور انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ ASEP KURNIADI انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۹۸۴ MRS JENAH و DIRJA بیوہ پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت 1954ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 17-6 1369/1990 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ 115 مربع میٹر مالیتی 3.000.000/- روپے (۲) زرعی زمین برقبہ 300 مربع میٹر مالیتی 750.000/- روپے (۳) حق مہر 50.000/- روپے اس وقت مجھے مبلغ 10.000/- روپے ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ JENAH WIDOW OF DIRJA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ MIHARJA S/O KERTAAKJI انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ CECE SRIWIYATA S/O WIKANTA انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۹۸۵ JB.E.DJU-ANSYAH S/O JB HAJJI YASIN پیشہ آرمی پنشنر عمر 67 سال بیعت 1963 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰/۹/۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) چھوٹا ٹائپسیر مالیتی 100.000/- روپے۔ (۲) ریڈیو تین بینڈ مالیتی 15.000/- روپے (۳) گھڑی مالیتی 75.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 180.000/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد JB.E.DJUANSYAH انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ وارثانی احمد ولد ایم۔ KEM-AN۔ گواہ شد نمبر۲۔ E.DIMYATI ولد MURDI انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۹۸۶ E.DIMYATY و ولد MURDI پیشہ آرمی پنشنر عمر 67 سال بیعت 26-4-63 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 7-9 1369/1990 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے گھڑی مالیتی 10.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 153.000/- روپے ماہوار بصورت آرمی پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد E. DIMYATY S/O MURDI انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ JB-E-DJWANSYAH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ NANDANG-THURIATNA S/O SODIKIN انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۹۸۷ MRS. ENING و WIDOW OF 9YON پیشہ خانہ داری عمر ۷۲ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳ 1369/1990 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ 114 مربع میٹر مالیتی 1.500.000/- روپے (۲) حق مہر 50.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20.000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان گمشدگی

میرا بیٹا محمد یونس سدھو جسکی عمر تقریباً ۳۵ سال ہے۔ قد تقریباً ۵ فٹ ۱۰ انچ ہے۔ ہلکے سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ ۲ مئی ۹۱ء سے لاپتہ ہے۔

- ٹوبہ ٹیک سنگھ اور ملتان کا اکثر نام لیتا ہے۔
- اپنے آپ کو کنگ (بادشاہ) کہتا ہے۔
- ناک کے قریب دائیں طرف تل کا نشان ہے۔

جن صاحب کو ملے براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

چوہدری محمد یوسف سدھو ۲۲/۶ دارالرحمت غربی ربوہ۔ ٹیلی فون نمبر ۴۸۶ (۰۴۵۲۴)

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامنہ۔ ENING بیو ۵ AVON انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱

ENCANG JARKUSIH S/O ERAS RUCHIMAT انڈونیشیا

گواہ شد نمبر۲۔ ابراہیم الیس ابن محمد HANAPI انڈونیشیا۔

معاذ اینڈ کمپنی

سوسان روڈ۔ مدینہ ٹاؤن۔ فیصل آباد

فون ——— ۴۳۱۲۷

باتھ روم ٹائلز۔ سینیٹری ویئرز۔ سینیٹری فٹنگز۔ نیشنل ٹائلز نیز سٹائل ٹائلز برائے فرش و فیس کے لئے خدمت کا موقعہ دیں

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابلِ اعتماد مفید و مجرّب ادویہ

جبوب مفید اٹھرا قیمت فی شیشی ۱۵ روپے مکمل کورس ۴۵ روپے	**زدجام عشق خاص** قیمت ۵۰۰ روپے	**تریاقِ معدہ** خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج قیمت ۱۰، ۲۰، ۳۰ روپے	**روشن کاجل** آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے قیمت ۵ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) دو دواؤں پر مشتمل قیمت ۱۷۵ روپے	**شباب آور موتی** قیمت فی شیشی ۸۰ روپے	**راحتِ جان** تبخیرِ معدہ کا علاج قیمت ۱۵ روپے	**سُرمہ جواہر** مشہور و معروف تحفہ قیمت ۵ روپے
لیکوریَن قیمت ۲۰ روپے	**سونے چاندی کی گولیاں** قیمت ۲۰۰ روپے	**شربت صدر** نزلہ زکام اور کھانسی کا مؤثر علاج قیمت ۱۸، ۲۴ روپے	**تریاقِ بواسیر** خونی اور بادی بواسیر کیلئے قیمت ۲۰ روپے

- دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔
- فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۱ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔

بیرونی مریض پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

NASIR

فون: ۵۳۴، ۶۳۴ ——— پوسٹ بکس ۶۰

قدیمی ۔ اوّلین ۔ شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷

برانچیں

- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

نرینہ اولاد سے محروم حضرات، مرضِ اٹھراء کی شکار دُکھی عورتوں کے لئے اُمید کی کرن

اٹھراء کی گولیاں

نرینہ اولاد کیپسولز
بفضلِ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے

طاقت کا سرچشمہ
گولڈن پلز پٹھوں کی کمزوری اور اعضائے رئیسہ کیلئے بے حد مقوّی آزمودہ

تبخیرِ معدہ کے لئے مفید گولیاں

ایچ۔ کے۔ این
گیس سینہ کی جلن اور نظام ہضم کی درستی کیلئے بے مثل

دواخانہ
محافظ صحت

مشہورِ زمانہ حکیم نظام جان کے فرزند حکیم عطاء الرحمٰن

علوی (رجسٹرڈ) اینڈ سنز۔ گول چوک۔ اوکاڑہ

برانچ: کوٹ نہال سنگھ گلی ۲ مکان ۷ مین سٹریٹ اوکاڑہ

نئی صدی کی محراب سے گزرنے کا حق ادا کرنے کیلئے

اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے

الرّحیم
جیولرز

خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی

فون: 629443 626280

نرینہ اولاد سے محروم ۔ بے اولاد ۔ اٹھراء ۔ سوکھا ۔ گرمی ۔ گیس کا علاج کرنیوالے

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
پوسٹ بکس ۱۹۰
فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ۰۴۳۱

زیرِ نگرانی: **حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان**

برانچیں:۔ ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس، ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ، لاہور: جوہر ویو فیز I بالمقابل مسجد چک مزنگ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ وفاقی کالونی نیو کیمپس روڈ، چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ، کراچی: محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ۔

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روم ایئر کولر

(جمبو ۔ نشان ۔ نیشنل) پنکھے ۔ ● ۔ یونس فین ۔
● ۔ فائیو سٹار فین ● ۔ عظیم فین ۔
واشنگ مشین (جمبو ۔ صوبی ۔ نیشنل ۔ سلیقہ)

حسن ٹریڈرز

سٹیبلائزر (یونیورسل ۔ نیشنل)
گیس کے چولہے ۔ سیل فیکٹری ریٹ پر ۔
نہایت ارزاں قیمت ۔ مکمل گارنٹی ۔

بالمقابل ایوان محمود گولبازار ۔ ربوہ
فون ۔۔۔ ۴۵۴

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

● ۔ چھوٹا قد کورس	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
● ۔ بول بستری کورس	۳۵/-	BED URINE COURSE
● ۔ مٹی چھوڑ کورس	۲۰/-	MITTI CHHOURE COURSE
● ۔ بے بی گروتھ کورس	۳۰/-	BABY GROWTH COURSE
● ۔ سوکھا پن کورس	۵۰/-	MARASMAS COURSE
● ۔ بے بی ٹانک	۱۰/-	BABY TONIC
● ۔ آہستہ دانت نکالنا کیور	۲۰/-	SLOW DENTITION CURE
● ۔ بے ترتیب دانت کیور	۲۰/-	IRREGULAR TEETH CURE

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن
تین صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راحبہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون: ۶۰۶ ، ۷۷۱

SITUATION AVAILABLE

An industrial concern situated in Northern Punjab requires for their production facility a General Manager who would be responsible for production, maintenance, Quality Control, procurement and day to day running of the company under the directions of the Managing Director.

Individual should be an Engineering Graduate with a minimum of 10 years experience out of which 5 years should be in Managerial capacity.

The person we are looking for should preferably be within the age bracket of 35 to 45 years, should be able to train and motivate production team and be result oriented.

If you consider yourself suitable for the above job please apply in your own hand. Handsome salary, accommodation, medical facilities and other fringe benefits offered to deserving candidate.

APPLY IN CONFIDENCE TO ADDRESS BELOW.
6/2 COLLEGE ROAD GOR I LAHORE.

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

ربوہ میں آپکے جیولرز ۔ فون : ۵۵۰
گھر : ۶۴۹ ، ۵۴۹

پاک گولڈ سمتھ

گولبازار ۔ ربوہ

سونے کی بہترین ورائٹی کا مرکز

طاہر گولڈ سمتھ

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
فون دکان ۶۴۳
فون رہائش ۷۵۹

فینسی اور پائیدار زیورات آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

ہومیوپیتھک کلینک

حنیف

۱۷۶ ۔ بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری
ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور

موسم سرما کے اوقات کار:
اتوار سے جمعرات تک صبح ۹/۱/۲ بجے سے ۱۲ بجے تک ۔ شام ۵ بجے سے ۷/۱/۲ بجے تک
ہر جمعہ کی شام اور ہفتہ کی صبح دواخانہ بند رہتا ہے۔
خاکسار: ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ
حال لاہور

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA

۲۰ گرام ۔ ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ۔ ۴۵/- روپے
NASIR ناصر

ناصر دواخانہ ربوہ

لاہور ربوہ ویگن سروس

خاکسار نے ربوہ سے لاہور اور لاہور سے ربوہ ویگن ٹرانسپورٹ سروس شروع کرنے کا بندوبست کیا ہے۔ بعد مطالعہ اعلان احباب اپنی رائے بابت وقت روانگی لاہور سے اور ربوہ سے آگاہ فرماویں۔ رابطہ ربوہ کیلئے لائٹ ہاؤس بشارت مارکیٹ فون نمبر ۴۵۴ رابطہ لاہور کیلئے الحق اعوان ویگن سروس بوہڑ چوک نزد الحمرا سینما ریلوے سٹیشن لاہور۔ براہ مہربانی ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنی رائے سے آگاہ فرما دیں۔ فی الحال چھ ٹائم ربوہ سے اور چھ ٹائم لاہور سے چلیں گے۔ اکثریت رائے کو ملحوظ رکھ کر دوسرا اعلان افتتاح کا اور ٹائم ٹیبل کا اعلان کر دیا جائے گا۔

ملک لطیف احمد کوارٹر نمبر ۴۸ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۔ لائٹ ہاؤس فون نمبر ۴۵۴ بشارت مارکیٹ ۔ ربوہ

ANAM TRAVELS

آپ کا اپنا ادارہ ۔ انعم ٹریولز
دنیائے سفر میں آپ کے ہم سفر ۔ ٹیلیفون ٹیلیکس کی سہولت کیساتھ

ویزے کی معلومات اور خصوصی رعائتی ٹکٹوں کے حصول کیلئے نیز بیرونی ملک آپکے سفر کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہیں۔ خدمت کا موقع دیجئے۔

۱۴ ۔ ڈی فیروز سنٹر (نزد طیاق) فضل حق روڈ بلیو ایریا ۔ اسلام آباد
ٹیلیفون: ۸۱۸۰۵۷ ، ۸۵۳۴۸۹
ٹیلیکس: ۵۴۵۹۲ TDISB

رقبہ برائے فروخت

خود کاشت ۷۸ ۔ ایکڑ زرعی زمین فوری قبضہ برلب پکی سڑک ۔ ربوہ سے ۱۸ میل (ساہیوال روڈ) ۔ دو ٹیوب ویل (ایک بجلی پر) مع پختہ عمارت دو کمرے ۔ ہر قسم کے قرض / بار سے پاک۔ ٹریکٹر ۔ ٹرالی ۔ ہل ۔ کراہ گندم کاٹنے کی مشین اور دیگر زرعی آلات ۔ رقبہ زرعی (انڈسٹری و کاشت) کے لئے نہایت موزوں۔ مناسب قیمت برائے فروخت موجود ہے۔

رابطہ: رانا تحسین الرحمن معرفت چوہدری احمد الدین خان ۔ فون گھر ۴۳۰۳۶ ۔ B ۔ ۲۰۳ پیپلز کالونی فیصل آباد ۔ ربوہ دفتر فون: ۶۷۴
گھر فون: ۴۶۷

روزنامہ

الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے